کفن میّت

تحریر: مولانا شبیر احمد صاحب نورانی جامعہ ابی بکر الاسلامیہ کراچی

جو آدمی غسل کی ذمہ داری اٹھائے اس کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔ لیکن دو شرطوں کے ساتھ۔

اولاً: اس کی پردہ پوشی رکھے، اور اگر کوئی ناپسندیدہ بات نظر بھی آئے تو کسی سے بیان نہ کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

من غسل مسلماً فکتم علیہ غفر لہ اللہ اربعین مرۃ، ومن حفر لہ فاجنۃ اجری علیہ کاجر مسکن اسکنۃ ایاہ الی یوم القیامۃ، ومن کفنہ کساہ اللہ یوم القیامۃ من سندس واستبرق الجنۃ" [۲]۔

"جس نے کسی مسلمان کو غسل دیا اس کے عیب کو چھپا لیا، اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرما دیتا ہے۔ جس نے قبر کھود کر دفن کیا، اسے اتنا اجر ہے جیسے تا قیامت کسی کو رہائش فراہم کر دی، اور جس نے کفن پہنایا اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت عمدہ ریشمی کپڑے اور کمخواب سے آراستہ فرمائیں گے"۔

ثانیاً: یہ کام صرف رضا الٰہی کے لئے کرے، کسی قسم کا بدلہ، شکریہ، یا دنیوی فائدے کا طلب گار نہ ہو یہ بات شریعت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف انہی عبادات کو شرف قبولیت بخشتا ہے جو صرف اس کی رضا کے لئے ہوں، کتاب وسنت میں اس موضوع پر بے شمار دلائل ہیں صرف دو پر اکتفا کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں:۔

---

[۱] سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم سند صحیح ہے۔
[۲] مستدرک حاکم کتاب الجنائز باب فضیلۃ غسل المیت وتکفینہ وحفر قبرہ ج ۱، ص ۳۵۴ سند بالکل صحیح ہے۔

۱۔ (قل انما انا بشر مثلکم یوحی إلی أنما الٰھکم الٰہ واحد، فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرك بعبادة ربہ أحداً) [1]

اے نبی کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا بس ایک ہی خدا ہے، پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا اُمیدوار ہو اسے چاہیئے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔ یعنی صرف اللہ پاک کی رضامندی مطلوب ہو۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"انما الاعمال بالنیات، وانما لکل إمریء مانوی، فمن کانت ھجرتہ إلی اللہ ورسولہ، فھجرتہ الی اللہ ورسولہ، ومن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او أمرأة ینکحھا فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ" [2]

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر آدمی کو اجر نیت کے لحاظ سے ملے گا، جو اللہ اور رسول کی خاطر ہجرت کرے گا، وہ اللہ اور رسول کی خاطر ہجرت ہوگی، جو آدمی دنیوی مقصد کی خاطر ہجرت کرے گا وہ اسے پالے گا، یا کسی عورت کی غرض سے ہجرت کرتا ہے اس سے نکاح کرلے گا۔ پس ہجرت اسی کھاتے میں جس غرض سے کی گئی"۔

۱۳:۔ جو آدمی میت کو غسل دے اس کے لئے مناسب ہے کہ خود بھی غسل کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"من غسل میتاً فلیغتسل، ومن حملہ فلیتوضأ" [3]

"جو کسی میت کو غسل دے وہ خود غسل کرے اور جو اٹھائے وضو کرے"۔

حکم دینے سے بظاہر غسل کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ لیکن دوسری دلیلوں کے سبب واجب نہیں بلکہ مستحب اور بہتر سمجھ میں آتا ہے۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:۔

"لیس علیکم فی غسل میتکم غسل اذا غسلتموہ، فان میتکم لیس بنجس، فحسبکم

---

[1] سورت الکہف، آیت ۱۱۰

[2] صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب النیۃ فی الایمان۔ صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب قولہ انما الاعمال بالنیۃ

[3] سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز باب فی الغسل من غسل المیت ...

ان تغتسلوا ایدیکم" [۱]

"میت کو غسل دو تو تم پر غسل کرنا ضروری نہیں کیونکہ تمہارے مردے نجس نہیں ہوتے بس اپنے ہاتھ دھو لو یہ کافی ہے"

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

"کنا نغسل المیت، فمنا من یغتسل، ومنا من لا یغتسل" [۲]

ہم میت کو غسل دیا کرتے تھے کوئی غسل کر لیتا تھا اور کوئی نہیں کرتا تھا۔

۳۲۔ معرکہ میں قتل ہونے والے شہید کو غسل نہیں دیا جائیگا خواہ وہ حالت جنابت میں ہو اس سلسلے میں کئی احادیث موجود ہیں۔

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ترجمہ ملاحظہ ہو۔

"انہیں خون سمیت دفنا دو" یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمائی اور آپ نے شہدا کو غسل نہیں دیا، ایک دوسری روایت میں یوں فرمایا، میں ان کا گواہ ہوں، انہیں خون سمیت لپیٹ دو، جو بھی اللہ کی راہ میں زخمی ہو جائے وہ روز قیامت اس حال میں آئے گا کہ خون ٹپک رہا ہوگا، رنگ تو خون والا ہوگا۔ لیکن خوشبو کستوری کی ہوگی۔ ایک اور روایت میں فرمایا:

لما سمع الھائعۃ فقال رسول اللہ ﷺ لذلک غسلتہ الملائکۃ [۱]

"تمہارے ساتھی کو فرشتے غسل دے رہے ہیں اس کی اہلیہ سے دریافت کرو اس نے (اہلیہ نے) کہا وہ ندائے جہاد سنتے ہی نکل گئے، حالاں کہ وہ جنبی تھے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" اسی لئے اسے فرشتوں نے غسل دیا ہے"

میت کو غسل دینے کے بعد کفن دینا ضروری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس محرم کے بارے میں حکم دیا تھا۔ جسے اونٹنی نے روند ڈالا تھا کہ "وکفنوہ" الحدیث [۱]

اور اسے کفن دو، الحدیث یہ حدیث مسئلہ ۱۷ فقرہ "د" میں گزر چکی ہے۔

---

[۱] مستدرک حاکم، کتاب الجنائز باب من غسل المیت فلیغتسل ج ۱، ص ۳۸۶۔ سند قابل اعتماد ہے۔
[۲] سنن الدار قطنی حدیث ۱۹۱ تاریخ بغداد ج ۵، ص ۴۲۴، سند صحیح ہے۔

کفن یا اس کی قیمت مال میت سے لی جائے گی، خواہ اس کے علاوہ کچھ بھی نہ چھوڑا ہو حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

هاجرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سبیل الله، نبتغی وجه الله، فوجب أجرنا علی الله، فمنا من مضی لم یأکل من اجره شیئًا، منهم مصعب بن عمیر، قتل یوم أحد، فلم یوجد له شیئ (وفی روایة ولم یترك) إلا نمرة، فکنا اذا وضعناها علی رأسه خرجت رجلاه، واذا وضعناها علی رجلیه خرج رأسه، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ "ضعوها مما یلی رأسه (وفی روایة غطوا بها رأسه) واجعلوا علی رجلیه الاذخر" ومنا من أینعت له ثمرته فهو یهدبها، ای یجتنیها ۔۲

صرف رضاء الہیٰ کی خاطر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر اللہ کی راہ میں ہجرت کی چنانچہ ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں محفوظ ہو گیا۔ ہمارے کچھ ساتھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور انہیں ہجرت سے کوئی مالی فائدہ نہ ہوا، انہیں میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے، غزوہ احد کے روز شہید ہو گئے، ایک دھاری دار چادر کے علاوہ کچھ بھی نہ چھوڑا، چنانچہ ہم ان کا سر ڈھانپتے تھے۔ تو پاؤں ننگے ہو جاتے، اور اگر پاؤں چھپاتے تو سر برہنہ ہو جاتا۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اس چادر کو سر کی طرف ڈال دو (ایک دوسری روایت میں ہے چادر سے اس کا سر ڈھانپ دو) اور پاؤں پر اذخر گھاس رکھ دو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔

کفن اتنا کشادہ ہونا چاہیے جو تمام جسم کو چھپا لے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:۔ ان النبی صلی الله علیه وسلم خطب یومًا فذکر رجلاً من أصحابه قبض فکفن فی کفن غیر طائل وقبر لیلاً، فزجر النبی صلی الله علیه وسلم ان یقبر الرجل باللیل حتی یصلی علیه، إلا أن یضطر إنسان الی ذالك، وقال النبی صلی الله علیه وسلم

اذا کفن أحدکم أخاه فلیحسن کفنه (ان استطاع) ۔۳

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب مایفعل بالمحرم اذامات ۔

۲۔ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب اذالم یجد کفنا الامایوری رأسہ اوقدمیہ غطی راسہ صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب فی کفن المیت۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے ایک صحابی کا تذکرہ فرمایا جسے وفات کے بعد ناکافی کفن پہنایا گیا۔ اور رات کو دفن کیا گیا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع فرمایا کہ کسی کو رات میں دفن کیا جائے، حتیٰ کہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے۔ الّا یہ کہ انسان مجبور ہو۔

مزید فرمایا "جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کو کفن دے تو اگر ممکن ہو تو اچھا کفن دے"۔

علمائے کرام کہتے ہیں کہ "اچھے کفن سے مراد یہ ہے کہ صاف ستھرا ہو، موٹا ہو، سارے بدن کو چھپانے والا ہو۔ اور درمیانے قسم کا ہو اچھے سے مراد ضرورت سے زیادہ مہنگا اور نفیس نہیں ہے۔

اگر کفن ناکافی ہو اور دوسرا بھی میسر نہ ہو تو میت کا سر اور باقی جسم چھپا دیا جائے اور جتنا حصہ بچ جائے اس پر اذخر یا دوسر گھاس ڈال دیا جائے، جیسا کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے واقع میں حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی چادر کے بارے میں فرمایا۔

"ضعوھا بمایلی راسہ (وفی روایۃ غطوا بھا راسہ) واجعلوا علی رجلیہ الاذخر"

"اسے سر کی طرف ڈال دو، اور پاؤں پر اذخر گھاس رکھ دو"، مکمل حدیث مع حاشیہ مسئلہ ۳۴ میں گزر چکی ہے۔

اگر کپڑے تھوڑے اور فوت شدگان زیادہ ہوں تو کئی میتوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا جا سکتا ہے اس طرح کہ کپڑا کاٹ کر ان پر تقسیم کر دیا جائے، اور جسے زیادہ قرآن حفظ ہو قبلہ کی طرف مقدم کر دیا جائے۔ حضرت انس رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ

"لما کان یوم احد، مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحمزۃ بن عبد المطلب، وقد جدع ومثل بہ فقال

لے صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی تحسین کفن المیت۔

لولا ان تجد صفیۃ (فی نفسھا)، ترکتہ (حتی تاکلہ العافیہ) حتی یحشرہ اللہ من بطون الطیر والسباع

فکفنہ فی نمرۃ (وکانت) اذا خمرت راسہ بدت رجلاہ، واذا خمرت رجلاہ بدا راسہ، فخمر راسہ ولم یصل علی احد من الشھداء غیرہ وقال انا شاھد علیکم الیوم

قال، وکثرت القتلی، وقلت الثیاب، قال وکان یجمع الثلاثۃ والاثنین فی قبر واحد ویسال ایھم اکثر قرانا، فیقدم فی اللحد، وکفن الرجلین والثلاثۃ فی الثوب الواحد" عل

جب غزوہ احد کا دن تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے

پاس سے گزرے جن کے کان، ناک، ہونٹ کاٹ کر صورت مسخ کر دی گئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر صفیہ (حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کی بہن) برداشت کر لیتی تو میں اسے پرندوں اور درندوں کے کھانے کے لیے چھوڑ دیتا۔ اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت پرندوں اور درندوں کے پیٹ سے اٹھاتا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک چادر میں کفن دیا جس کی کیفیت یہ تھی اگر سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں چھپاتے تو سر ننگا ہو جاتا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر ڈھانپ دیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی شہید کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی،، مزید فرمایا! آج میں تمہارا گواہ ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ، کا بیان ہے کہ مقتولین زیادہ تھے اور کپڑے کم! دو تین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں جمع فرما رہے تھے۔ اور دریافت کرتے تھے قرآن کسے زیادہ حفظ ہے؟ پھر اسے لحد میں مقدم کر دیتے تھے، اور دو تین کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا۔

جن کپڑوں میں شہادت نصیب ہو انہیں اتارنا نہیں چاہیے بلکہ اسی طرح دفن کر دینا چاہیے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہدا کے بارے میں فرمایا " زملوھم فی ثیابھم " [۲]
" انہیں انہی کے کپڑوں میں لپیٹ دو"

شہید کو اس کے کپڑوں کے اوپر سے ایک یا ایک سے زیادہ کپڑوں میں کفن دینا چاہیے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو کفن دیا۔ حدیث مسئلہ ۲۷ میں گزر چکی ہے۔

محرم کو انہی دو کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔ جن میں اس کی موت واقع ہوئی، جب محرم کو اونٹنی نے روند ڈالا تھا۔ اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، وکفنوہ فی ثوبیہ اللذین احرم فیھما "

[۱] سنن ابوداود، کتاب الجنائز، باب فی الشہید یغسل سنن الترمذی، کتاب الجنائز باب ماجاء فی قتلی احد وذکر حمزۃ سند قابلِ اعتماد

[۲] مسند امام احمد ج ۵ ص ۴۳۱ سند قابلِ اعتماد ہے۔

اسے انہی دو کپڑوں میں کفن دو (جن دو کپڑوں میں اس نے احرام باندھا ہے)
یہ حدیث تفصیل سے مسئلہ نمبر ۱۰ میں مذکور ہے۔

کفن میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے۔

۱ - سفید ہو - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا -

البسوا من ثیابکم البیاض، فانھا خیر ثیابکم، وکفنوا فیھا موتاکم [۱]

"سفید کپڑے پہنا کرو، یہ تمہارا بہترین لباس ہے۔ اور اس میں مردوں کو کفن دیا کرو۔"

۲ ۔ تین کپڑے ہونے چاہئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلاثۃ أثواب یمانیۃ بیض سحولیۃ، من کرسف، لیس فیھن قمیص ولا عمامۃ [۲] (ادرج فیھا أدراجا) [۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید سوتی سحولی چادروں میں کفن دیا گیا، اس میں نہ قمیص تھی اور نہ پگڑی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں اچھی طرح لپیٹ دیا گیا۔

۳ ۔ اگر ہو سکے تو ایک ہلکی دھاری دار چادر شامل کفن ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ۔

إذا توفی احدکم فوجد شیئا، فلیکفن فی ثوب حبرۃ) [۴]

جب تمہارا وفات پا جائے، اگر مل جائے تو کفن میں ایک دھاری دار چادر شامل کر لے "

۴ ۔ اسے تین مرتبہ خوشبو کی دھونی دی جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ،

إذا أجمرتم المیت، فاجمروہ ثلاثا" [۵]

جب تم میت کی خوشبو کی دھونی دو تو تین مرتبہ دو ۔

اس حکم میں محرم شامل نہیں ہے کیونکہ جس محرم کو صحابی کو اونٹنی نے روندا تھا اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ۔

اور اسے خوشبو بھی نہ لگاؤ "، مفصل حدیث ملاحظہ ہو مسئلہ [۱۷]

مہنگا کفن استعمال کرنا جائز نہیں اور نہ ہی تین کپڑوں سے زیادہ اس لیے کہ یہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن کے خلاف ہے ۔ جیسا کہ مسئلہ [۴۱] میں مذکور ہے اور اس میں مال ضائع ہوتا ہے ۔ شرعاً بھی ممنوع ہے خاص طور پر جبکہ زندہ اس کا زیادہ حقدار ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ۔

" ان اللہ کرہ لکم ثلاثا قیل وقال، واضاعۃ المال وکثرۃ السؤال" [۶]

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین باتیں منع فرمائی ہیں، فضول باتیں کرنا، اور خواہ مخواہ سوال کرنا" علامہ

---

[۱] سنن ابو داؤد، کتاب الطب، باب الامر بالکحل، سنن الترمذی، کتاب الجنائز باب ما جاء ما یستحب من الاکفان (سند بالکل صحیح ہے)

[۲] صحیح بخاری کتاب الجنائز باب الثیاب البیض للکفن، صحیح مسلم، کتاب الجنائز فی کفن المیت ۔

[۳] مسند امام احمد ج ۶، ص ۴۰، ۱۱۸، ۱۳۲، ۱۹۲، ۲۰۳، سند صحیح ہے ۔

[۴] سنن ابو داؤد، کتاب الجنائز باب فی الکفن ۔ سند صحیح ہے ۔

[۵] مسند امام احمد ج ۳ ص ۳۳۱، مستدرک حاکم، ج ۱ ص ۳۵۵، سند بالکل صحیح ہے ۔

ابوالطیب نواب صدیق حسن خان نے "الروضة الندیة" ج ۱، ص ۱۶۵ میں جو فرمایا ہے مجھے اس مناسبت سے ذکر کرنا اچھا لگتا ہے۔

تعداد میں زیادہ یا مہنگا کفن استعمال کرنا کوئی اچھی بات نہیں۔ اگر شرعی حکم نہ بھی ہوتا تب بھی وہ مال ضائع کرنے کے حکم میں شامل تھا، اس لیے کہ نہ تو میت کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور نہ ہی زندہ رہنے والوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات پر رحمت کی بارش کرے جب ان سے کپڑوں میں سے کفن کے انتخاب کا دریافت کیا گیا تو فرمایا۔

"نئے کپڑے کا زندہ زیادہ مستحق ہے۔ بس یہ پرانا ہی کافی ہے" ۲؎

عورت کا کفن مرد کی طرح ہوگا کیونکہ فرق کی کوئی دلیل نہیں ۳؎

۱؎ صحیح بخاری، کتاب الاستقراض، باب ما ینہی عن اضاعة المال، صحیح مسلم کتاب الاقضیة باب النہی عن کثرة المسائل۔

۲؎ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، کا قول امام بخاری نے بھی نقل کیا ہے ملاحظہ ہو صحیح بخاری کتاب الجنائز باب موت یوم الاثنین

۳؎ عورت کے کفن کے بارے میں ایک حدیث سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب فی کفن المرأة اور اسی سند سے امام احمد بن حنبل نے مسند احمد، ج ۶، ص ۳۸۰ میں نقل کی ہے۔ سند کے اندر دو اشکال ہیں۔

۱ - راوی نوح بن حکیم کو اہلِ علم کے ایک گروہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ ایک دوسرا گروہ ثقہ قرار دیتا ہے۔ اگر راوی کو ضعیف شمار کر لیا جائے تو حدیث ضعیف اور ناقابل عمل ہو جاتی ہے ورنہ قابلِ عمل ہے۔

۲ - سند کا ایک دوسرا راوی "داؤد" مجہول ہے جس کے بارے میں شدید اشکال موجود ہے۔ لہٰذا محتاط ترین اہلِ علم نے اس دوسرے سبب کی بنا پر حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

نصب الرایة، ج ۲، ص ۲۵۸۔

اہلِ علم کی ایک محدود تعداد نے حدیث کو حسن قرار دے کر قابلِ عمل سمجھا ہے۔ ملاحظہ ہو عون المعبود ج ۳ ص ۱۷۱
علمی اصولوں کے لحاظ سے پہلے گروہ کی رائے وزنی معلوم ہوتی ہے۔ اور یہی رائے امام الالبانی نے پیش کی ہے۔

وی۔پی۔آرہا ہے

ترجمان الحدیث کے جن معاونین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں اطلاع دینے کے بعد پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جس کا وصول کرنا ان کا جماعتی اور اخلاقی فریضہ ہے۔